## سوال

یہودی اور عیسائی عورت سے شادی کرنے کا حکم کیا ہے ؟ اور کیا اس دور میں ہم عیسائی اور یہودی کو اہل کتاب شمار کریں یا مشرک ؟

## جواب

الحمد للہ

جمہور اہل علم کے قول کے مطابق عیسائی اور یہودی عورت سے شادی کرنا جائز ہے ، ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اہل علم میں کوئی بھی اختلاف نہیں کہ اہل کتاب کی آزاد عورتیں حلال ہیں ، عمر عثمان طلحہ حذیفہ اور سلمان اور جابر رو غیرہ رضی اللہ تعالی عنہم سے یہی مروی ہے

دیکھیں : المغنی ( 7/99 ).

اور ابن منذر رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"پہلے علماء میں سے کسی سے بھی صحیح منقول نہیں کہ انہوں نے اسے حرام کیا ہو، خلال نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ حذیفہ اور طلحہ رضی اللہ تعالی عنہما اور جارود بن معلی اور اذینۃ العبدی رحمہم اللہ نے اہل کتاب کی عورتوں سے شادی کی تھی ، اور سب اہل علم کا قول بھی یہی ہے " اھ

اس کی دلیل اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

آج کے دن میں نے تمہارے لیے پاکیزہ اشیاء حلال کر دی ہیں ، اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے ، اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے ، اور عفت و عصمت والی مومن عورتیں اور تم سے پہلے جنہیں کتاب دی گئی تھی ان کی عفت و عصمت رکھنے والی آزاد عورتیں جب تم انہیں ان کے مہر ادا کر دو ، اور تم عفت و عصمت اختیار کرنے والے ہو نہ کہ فحاشی کرنے والے ، اور نہ ہی خفیہ دوستیاں لگانے والے ، اور جو کوئی ایمان کے ساتھ کفر کریگا تو اس کے اعمال تباہ ہو جائینگے اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا المائدۃ ( 5 ).

اس آیت میں محصنۃ سے مراد آزاد اور عفت عصمت رکھنے والی عورتیں ہیں ، ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں :

یہاں جمہور کا قول یہی ہے ، اور یہی اشبہ ہے تا کہ اس میں یہ مجتمع نہ ہو جائے کہ وہ ذمی عورت ہو اور اس کے ساتھ عفت و عصمت کی مالک نہ ہو تو اس طرح اس کی حالت بالکل ہی خراب ہو جائیگی ، اور اس کے خاوند کو بالکل ایسے حاصل ہو جائے جیسا کہ مثال میں کہا گیا ہے :

" ردی چیز اور وہ بھی پوری نہیں " یعنی دو طرفہ ظلم ، آیت سے ظاہر یہی ہے کہ محصنات سے مراد زنا و فحاشی سے عفیف عورتیں ہیں ، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے دوسری آیت میں اس طرح فرمایا ہے :

عفیف و پاکدامن ہوں نہ کہ زنا کرنے والیاں اور خفیہ دوستیاں لگانے والیاں النساء ( 25 ).

نص قرآن سے عیسائی اور یہودی کفار و مشرک ہیں ، لیکن ان کی عورتوں سے شادی کو مباح کرنا مخصوص ہے اللہ نے صرف ان کی عورتوں کو ہی مباح کیا ہے کسی دوسرے کافر اور

مشرک کی عورت کو نہیں

فرمان باری تعالی ہے :

اور تم مشرک عورتوں سے اس وقت تک نکاح مت کرو جب تک وہ مومن نہیں ہو جاتیں، لیکن مومنہ لونڈی مشرک عورت سے بہتر ہے چاہے وہ تمہیں اچھی ہی لگتی ہو البقرۃ ( 221).

دونوں آیتوں میں جمع کی وجوہ میں سب سے زیادہ ظاہر، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے انہیں شرک سے متصف کرتے ہوئے فرمایا ہے :

انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے علاوہ رب بنا لیا تھا، اوہر مسیح بن مریم کو بھی حالانکہ انہیں تو یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایک اللہ ہی کی عبادت کریں، اس کے علاوہ کوئی اور معبود برحق نہیں، وہ پاک ہے اس چیز سے جو وہ شرک کر رہے ہیں التوبۃ ( 31 ).

چنانچہ وہ کافر و مشرک ہیں، لیکن اللہ سبحانہ وتعالی نے ان کی عفت و عصمت رکھنے والی عورتوں کو مسلمانوں کے لیے مباح کیا ہے کہ وہ ان سے شادی کر سکتے ہیں، سورۃ البقرۃ کی آیت میں اس کی تخصیص پائی جاتی ہے

لیکن یہ معلوم ہونا چاہیے کہ بہتر اور اولی یہی ہے کہ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح نہیں کرنا چاہیے، خاص کر اس دور میں تو اجتناب کرنا ضروری ہے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" جب یہ ثابت ہو چکا تو بہتر یہی ہے کہ اہل کتاب کی عورت سے شادی نہ کی جائے؛ کیونکہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اہل کتاب کی عورتوں سے شادی کرنے والوں کو فرمایا تھا : انہیں طلاق دے دو، ایک شخص نے کہا : کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ یہ حرام ہے ؟

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب دیا : یہ آگ کا انگارہ ہے

اس شخص نے کہا : مجھے معلوم ہے کہ یہ انگارہ ہے، لیکن میرے لیے حلال تو ہے، جب وہ وہاں سے چلا گیا اور کچھ مدت بعد اسے طلاق دے دی، تو کسی نے اس سے کہا :

جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے تمہیں طلاق دینے کا کہا تو تم نے طلاق کیوں نہ دی ؟

اس نے جواب دیا : میں نہیں چاہتا تھا کہ لوگ مجھے دیکھیں کہ میں نے ایک ایسا عمل کیا جو مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا

اور اس لیے بھی کہ ہو سکتا ہے اس کا دل اس عورت کی طرف مائل ہو چکا ہو اور اس عورت نے اسے فتنہ میں ڈال دیا ہو، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے اس کی اولاد ہو لہذا وہ اس عورت کی طرف مائل ہو " اھ

دیکھیں : المغنی ( 7/99 ).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" جب اہل کتاب کی عورت عفت و عصمت میں معروف ہو اور فحش کاموں سے دور رہتی ہو تو اس سے نکاح جائز ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس سے نکاح کرنا مباح کیا ہے اور ہمارے لیے اہل کتاب کی عورتیں اور ان کا کھانا حلال کیا ہے

لیکن اس دور میں ان سے شادی کرنا بہت ساری برائیوں اور شر کا خدشہ پایا جاتا ہے، کیونکہ ہوسکتا ہے وہ اپنے خاوند کو اپنے دین کی دعوت دیں اور اس کے باعث اس کی اولاد بھی عیسائی بن جائے، اس لیے یہ بہت خطرناک ہے

اور مومن کے لیے احتیاط اسی میں ہے کہ وہ کتابی عورت سے شادی نہ کرے، اور اس لیے بھی کہ اس سے غالبا فحش کام میں پڑنے سے امن میں نہیں رہا جا سکتا، اور اس طرح کسی دوسرے کی اولاد اس کے گھر پیدا ہوگی

لیکن اگر اسے کتابی عورت سے شادی کرنے کی ضرورت ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں تاکہ وہ اپنی عفت و عصمت محفوظ رکھ سکے، اور اس سے شادی کر کے اپنی نظروں کی بھی حفاظت کرے، اور اسے دین اسلام کی دعوت دینے کی کوشش کرے، اور کتابی عورت کے شر و فتنہ سے محفوظ رہنے کی کوشش کرے کہ کہیں وہ اسے یا اس کی اولاد کو کفر و شرک کی دلدل میں نہ دھکیل دے" اھ

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (172/3).

**واللہ اعلم.**